جاری--------------

سیاسی جماعت میں شمولیت کا بھی حق ہوتا ہے۔ تو ایک یونیورسٹی کے اندر پولیٹیکل آرگنائیزیشن میں حق بھی ہمارا حق ہے بنیادی طور پر اور پھر بات آتی ہے ڈسپلنری کمیٹی کی، تو کیوں نہ ڈسپلنری کمیٹی کو یہ solution اس فارم میں دیا جائے کہ ڈسپلنری کمیٹی ایک ریزولیوشن بنائے اور پارلیمنٹ اس چیز کو اٹھایا جائے

With this platform, I would like to ask this کہ I am in strong favour with Opposition کہ ہماری تنظیموں کو بحال کیا جائے with this thing کہ اگر ایک آرگنائیزیشن ہماری بنائی جاتی ہے۔ اس کے اندر الیکشنز کرائے جاتے ہیں تو پھر President, General Secretary اور کیبنٹ کو اگر ہم اس طرح ڈیسائیڈ کرتے ہیں politically تو اس میں آپ politically representation کر سکتے ہیں اور ایک بندہ جو پولیٹیکل پلیٹ فارم کے علاوہ اس میں اپنے آپ کو منوانا چاہتا ہے، اپنے کالج کے لئے انسٹی ٹیوشن کے لئے کام کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی ہم کر سکتے ہیں۔ اب میں سیکنڈ پوائنٹ کی طرف آتا ہوں تنقید کے اوپر جو کہ ابھی تک کی گئی ہے سندھ آرگنائیزیشنز کے اوپر کہ اسلحے اٹھاتے ہیں خون خرابہ ہوتا ہے جھگڑے ہوتے ہیں فسادات ہوتے ہیں اور انسٹی ٹیوشنز بند کئے گئے اور ابھی بھی ہو رہے ہیں۔ سرکسی نے لانگ مارچ کے event کو یاد کیا ہے جس کے اوپر آج کل عدلیہ فخر کرتی ہے۔ سارے سٹوڈنٹس اور جتنے بھی آرگنائیزیشنز تھے پولیٹیکل آرگنائیزیشنز تھے سب نے اتفاق کیا۔ ہم سب بلکہ ٹی وی دیکھ رہے تھے اور آپس میں ڈسکشنز کر رہے تھے کہ کیا ہوگا ہماری سیاست کا اور ایک ڈرائنگ روم کے کارنر میں بیٹھ کے، یہی پولیٹیکل آرگنائیزیشنز تھیں جنہوں نے آپس میں اتفاق کیا۔ وہ روڈز پہ

آئیں اور کوشش کی کہ عدلیہ بحال ہو۔ اور الحمد للہ انہوں نے کی ہے۔ زلزلے کی جہاں تک بات آتی ہے۔ ہمارے ایک بھائی نے بات کی تھی کہ جس شخص نے ایک شخص کا قتل کیا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور ساتھ یہ بات بھی میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ جس نے ایک انسان کی جان بچائی اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔ تو ویلفیئر کے کام زلزلے کے اندر سٹوڈنٹس نے کئے ہیں جب کہ کتنی بھی قیامت آدمی دنیا کے اوپر آ چکی تھی۔ میرے خیال سے اس کو credibility دینی چاہئے۔ اگر آپ وہ achievement دیکھیں کہ سٹوڈنٹس آرگنائیزیشنز کے اوپر ban کرنے کے بعد انہوں نے کتنا beautifully اپنے آپ کو develop کیا۔ ان کے پاس اختیارات نہیں تھے۔ پھر بھی انہوں نے ایک ویلفیئر آرگنائیزیشن کی فارم میں اپنی لیڈر شپ کو کلچر کے فارم میں represent کیا۔ صرف ایم این اے ایم پی ایز نہیں بنتا ہوتا سب نے ' اپنے آپ کو کلچر کی فارم میں represent کیا norms دئے ہیں۔ اس کے علاوہ professionally medician کے اندر کہیں انجنیئرنگ کے اندر کہیں ویلفیئر سوسائیٹیز بنائی گئیں بنائی گئیں اس کے اندر cadre-wise council بنائی گئی جونیئرز کے لئے matriculates کے لئے۔ اس ساری political organization کا بنیادی طور پر مقصد جو ہے اپنی عوام کو فائدہ دینا ہے اور میں strongly اس چیز کے حق میں ہوں اور سپورٹ میں ہوں۔ And I would like کہ آپ اس بارے میں جو ہم نے solution ابھی آپ کے سامنے پیش کئے ہیں آپ اس میں جائیں. And I would end up with the brothers جس نے بزرگوں نے اچھی بات لینے کی بات کی ' بزرگوں سے ایک اچھی بات لینی چاہئے کہ انہوں نے ہمیں کہا کہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ تو آپ ذرا ان بزرگوں کے اوپر بھی توجہ دیں جنہوں نے آپ کے اس پاکستان کو سندھ فیڈریشن کے اندر آ کے آزاد بھی

کرایا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب وقاص مظہر ٹوانہ صاحب۔

جناب وقاص مظہر ٹوانہ (YP21-Punjab 15) سب سے پہلے تو ہمارے محترم ساتھی نے کہا۔ بلکہ انہوں نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو تخریب کاری میں ملوث قرار دیا۔ تو سب سے پہلے تو میں from this platform میں condemn کرتا ہوں کہ جو law enforcement agencies ہیں ان کے اوپر وہ اس طرح کا verdict دینا کہ وہ شائد تخریب کاری میں خود ملوث ہیں۔ تو اس کو I do strongly condemn it. Secondly sir, the issue which we are discussing here is not کہ سٹوڈنٹس یونینز ہونی چاہییں یانہیں ہونی چاہییں by and large جو ہاؤس کا ویو ہے وہ یہ ہے کہ political exploitation ہوتی رہی ہے of Students Union, which should not be there. The Students' Unions have been traditionally, politically exploited اور جتنے بھی اگر آپ دیکھیں کہ جو سٹوڈنٹس لیڈرز کے نام بھی انہوں نے لئے ہیں وہ ultimately زیادہ تر۔

They have had - finally they have had some political affilitation with one party or the other. So, Students' Unions should definitely be there. But they should not be having political role, rather they should be focussing more on peaceful, non violent and constructive activities to, like support to students and the youths of their universities or whatever institutions they are from. And they should not be a threatening force to

the government to challenge their writ or even to the university administration to challenge their say or their writ. Principally, they can definitely oppose the view of the students or the union but they cannot force upon the government or the university administration to make things run totally the way they want that. So, they should have constructive activities like grooming of the students, debating competition, support activities, conferences and seminars, social work and there are so many things in which they can contribute, but not necessarily only into politics. And I would conclude my saying that the House by and large what I feel would agree on students unions being restored and having their role. But not having political role or being politically exploited by one party or the other. Thank you very much.

جناب سپیکر، جناب اورنگ زیب خان زلمئی صاحب۔

جناب اورنگ زیب خان (YP-16NWFP-05) : سر جو بلیو پارٹی ہے میجارٹی پارٹی ہے اس کے ویوز سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ سٹوڈنٹس یونینز کو سپورٹ کرتے ہیں۔ لیکن ان کی limitations ہونی چاہییں' restrictions ہونی چاہئے۔ اس وجہ سے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ ہماری پارٹی کا manifesto ہے۔ انہوں نے ہمیں سپورٹ کیا ہے اور میری یہی تجیش ہے کہ educational institutions میں سٹوڈنٹس یونینز کی اس وقت ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی سٹوڈنٹس

کل ملک کی پولیٹکس میں حصہ لیں گے۔ لیکن یہاں پہ مسئلہ یہ ہے کہ سٹوڈنٹس یونینز اکثر غنڈہ گرد ی میں اور بدمعاشی میں انوالو ہوتے ہیں۔ اس کے لئے ایک سائیڈ پہ تو یہ ضروری ہے کہ وہ پولیٹکس میں حصہ لے اور کل کے فیوچر میں آ جائیں اور پاکستان کی اپنے ملک کی باگ ڈور سنبھالیں۔ لیکن اگر ہم اس کو دیکھیں تو مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس طرح کاموں میں انوالو ہوتی ہیں کہ لوگوں کی confidence اور ایک قسم کی misunderstanding create ہو جاتی ہے۔ اس کی سپیکر صاحب وجہ کیا ہوتی ہے اور ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سٹوڈنٹس یونینز اکثر پولیٹیکل پارٹیز سے ان کا لنک بن جاتا ہے اور اس کی back پہ ایک پولیٹیکل پارٹی ہوتی ہے۔ تو اس وجہ سے وہ سٹوڈنٹس یونین اپنی پولیٹیکل پارٹی کا جو ایک aim ہوتا ہے اس کا جو انٹریسٹ ہوتا ہے وہ وہاں پر implement کرنا چاہتی ہیں اور پھر وہاں پر ایک اپوزیشن create ہوتی ہے ۔ جو سٹوڈنٹس نان پولیٹیکل ہوتے ہیں۔ تو سٹوڈنٹس یونینز ہونی چاہییں ۔ لیکن اس کی کسی پولیٹیکل پارٹی سے affiliation نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ بات یہ ہے کہ ایک بھائی نے بات کہی تھی کہ سٹوڈنٹس یونینز کی وجہ سے سٹوڈنٹس کا پولیٹیکل کیرئر خراب ہوتا ہے۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں اور پورے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر سٹوڈنٹس یونینز سے کسی سٹوڈنٹ کا کیرئر خراب ہوتا ہے تو آج ڈاکٹر عبدالسلام جن کو نوبل پرائز ملا ہے ان کو وہ نہ ملتا۔ ان کا کیرئر خراب ہوتا۔ لیکن 1962 ء میں گورنمنٹ کالج میں سٹوڈنٹس یونین کے پریذیڈنٹ بنے اور انہوں نے وہاں پہ ایک سال Presidentship انجام دی اور اس کے بعد اس کو 1969 نوبل پرائز ملا۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آج کوئی انسٹی ٹیوشن پاکستان میں جتنے بھی ہیں governmental, semi governmental یا پرائیویٹ ہیں۔ اگر اس میں سے کوئی انسٹی ٹیوشن آج ایک

universal leader create کرے اور اس ملک کو دے دے تو اس سے بڑی achievement اس انسٹی ٹیوشن کی اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ اس کے علاوہ میں تھوڑا آتا ہوں کیونکہ میں گورنمنٹ یونیورسٹی لاہور کا سٹوڈنٹ ہوں اور اس میں میں تھوڑا سا بتاتا ہوں کہ وہاں پہ کیا صورت ہے۔ وہاں پہ یہ ہے کہ اگر ہم چاہیں کہ پاکستان کے پرائم منسٹر سے ہم appointmentلیں یا اس سے ملاقات کریں تو یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہاں پہ ہمارا وی سی ہے ۔ اگر ہم اس سے کوئیappointment لینا چاہیں یا اس سے ملاقات کرنا چاہیں تو یہ ہمیں ناممکن لگتا ہے even پرائم منسٹر آف پاکستان کے ساتھ ہمیں ممکن لگتا ہے کہ اس سے ہماری ملاقات ہوسکتی ہے۔ لیکن جو ہمارے وہاں پہ وی سی صاحب ہیں ان سے بالکل یہ ناممکن ہے۔ اس کی ہم صرف تصویر دیکھتے ہیں اور باقی اس کا روپ نہیں دیکھتے ۔سال میں تقریباً صرف ایک دفعہ یا دو دفعہ ہم اس کو دیکھتے ہیں اور وہ بھی کہیں وہ جا رہے ہوں تو ان کی پوری سیکیورٹی وغیرہ اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ سٹوڈنٹس یونین اپنے مسائل کس طرح اپنی ایڈمنسٹریشن کو اور ٹیچروں تک کس طرح پہنچا سکتے ہیں۔یہ سٹوڈنٹس کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا ہے اور یہ سٹوڈنٹس اس کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارا مسئلہ کیا ہے ۔ٹیچر اتنا نہیں جانتا جتنا ایک سٹوڈنٹ۔ سٹوڈنٹ کا مسئلہ ہاسٹل میں ہے اور اس کے لئے اور بہت سے مسائل ہوتے ہیں۔even ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن میں اس کے مسائل ہوتے ہیں اور سوشل مسائل ہوتے ہیں اور بہت سارے مسائل ہوتے ہیں۔ لیکن یہی وجہ ہے کہ وہاں پر سٹوڈنٹس یونینز نہیں ہیں

اور There is incomfortability between students and the

Administration. اور اس کی جی سی کالج اور جی سی یونیورسٹی میں اس کی وجہ کیا ہوئی۔ ہم جو پہلے آئے تھے فرسٹ ایئر میں، ہم تقریباً ہزار سے بارسو سٹوڈنٹس تھے

ایک بیچ میں اور اب اس کی کتنی تعداد رہ گئی ہے۔ اس کی تعداد تقریباً دو سو رہ گئی ہے ۔یہ کیوں رہ گئی ہے یہ اس وجہ سے رہ گئی ہے کہ وہاں پہ collaboration نہیں ہے اور incomfortability ہے۔ وہاں ٹیچر یا ایڈمنسٹریشن ' پہلے تو سٹوڈنٹ کی وہاں پہ رسائی نہیں ہوتی۔ سٹوڈنٹ پہنچ بھی جاتا ہے تو اس کی بات کو کوئی preference نہیں دیتا ہے ۔ تو پچھلی دفعہ ہم میں سے تقریباً آٹھ سو یا ہزار بندے ہمارے دوست knock out ہو گئے expell ہو گئے اور اس کے ساتھ ان کا کیرئر بھی خراب ہو گیا اور اس کا فیوچر بھی خراب ہو گیا۔۔ اس کے علاوہ بات یہ ہے جو ڈکٹیٹر شپ جی سی میں ہے میں اس کی بات کرتا ہوں۔ اس میں یہ ہے کہ پچھلے سال suck off ہوئے سٹوڈنٹس اور یہ ہے کہ وہاں پہ ایک دفعہ بندہ suck off ہو جائے تو وہ فائن دو ہزار دے گا۔ دوسری اگر suck off ہو گیا ہے تو وہ جائے گا یونیورسٹی سے خواہ وہ فائنل year میں کیوں نہیں ہے۔ تو یہ ہوا کہ وہاں پندرہ سو سٹوڈنٹس کو suck off کیا گیا اور اس میں وہ سٹوڈنٹس بھی تھے جو ایک دن بھی کلاس سے غیر حاضر نہیں تھے۔ اب ان سے پیسے لینا فائن اکٹھا کرنا ' سٹوڈنٹ میں کوئی غریب ہوتا ہے جس کے پاس پیسے نہیں ہوتے۔ وہ پیسے فائن کے دے گا تو اپنی جیب سے دے جیب سے دے گا۔وہ اپنے گھر والوں کو یہ نہیں کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں پھر اس پہ فورس ہو جاتی ہے کہ آپ کیوں suck off ہوئے ہیں۔ اس میں میں بتاؤں کہ میں نے چھٹیاں کی تھیں ۔ میں اس کا حقدار تھا کہ میں suck off ہو جاتا۔ لیکن میں suck off نہیں ہوا بلکہ میرے دوست جو تھے جس نے ایک چھٹی بھی نہیں کی تھی وہ suck off ہوئے تھے ۔ تو اب یہ ہے کہ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ incomfortability ہے اور سٹوڈنٹس یونین نہیں ہے اور مکمل ڈکٹیٹر شپ ہے۔ تو اگر اس طرح سٹوڈنٹس یونین بن جاتی ہیں اور ڈاکٹر سلام جیسے بندے آتے ہیں اور

وہ اس کو لیڈ کرتے ہیں تو اس کی فیور میں یہ بہت اچھا ہے اور ہم پھر بلیو پارٹی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ ہماری useful سپورٹ کرتے ہیں۔ شکریہ سر۔

جناب سپیکر: جناب حسن تسنیم صاحب۔

جناب حسن تسنیم احمد: اسلام علیکم۔ سٹوڈنٹس یونین کے حوالے سے کافی بات ہوئی pros. and cons. کے حوالے سے۔ ایک میں واقعہ شیئر کرنا چاہوں گا جو کہ میری یونیورسٹی میں پیش آیا۔ میں یونیورسٹی ٹیکسلا سے تعلق رکھتا ہوں۔ وہاں پر 1997 میں ایم ایس ایف اور پی ایس ایف کے درمیان اس چیز پہ جھگڑا ہوا کہ جو امتحان ہیں وہ ملتوی کرائے جائیں۔ ایک کہتی تھی ملتوی کرائے جائیں اور ایک کہتی تھی کہ بالکل ہی کینسل کرا دئے جائیں۔ وہاں پر دو ہوسٹلز ہیں آمنے سامنے۔ ان کے درمیان اس چیز پہ کیا ہو گیا کہ کراس فائرنگ شروع ہو گئی اور تین ایسے لڑکے جو کہ دونوں کا حصہ نہیں تھے بالکل معصوم تھے ان کی جانیں ضائع ہو گئیں۔ اس کے بعد کیا ہوا کہ یونیورسٹی میں ساری پولیس تعینات ہو گئی اور law and order situation control کرنے کے لئے پولیس آ گئی اور انہوں نے پچیس لوگ بھی expell کئے ایم ایس ایف کے بھی اور پی ایس ایف کے بھی۔ تو اب بات یہ نکلتی ہے اس چیز سے کہ سٹوڈنٹس یونین کا کردار کس حد تک یونیورسٹی ایڈمنسٹریشن کے اندر اس کی کس حد تک ہونی چاہئے۔ ایک بات میں یہاں ہائی لائٹ کرنا چاہوں گا کہ یونین بیسیکلی کسی specific طبقے کی نمائندگی کرتی ہے اس لئے تاکہ وہ اس کے رائٹس کو منوا سکے اور اس کے رائٹس کی deliverance کو ensure کر سکے۔ وہ اسی لئے نہیں ہوتی کہ وہ دوسروں کے رائٹس کو بھی پامال کرے اور دوسروں کے رائٹس کو غنڈہ گردی کر کے ان کو ختم کر دے۔ دوسری چیز یہاں پر بلال جامی صاحب نے بتائی کہ جو سٹوڈنٹس یونین ہیں ان کو ایڈمنسٹریشن میں حصہ

دینا چاہئے ۔ میں اس چیز کی بہت strongly تائید کرتا ہوں کہ سٹوڈنٹس کو یونیورسٹی ایڈمنسٹریشن میں جب تک انوالو نہیں کیا جائے گا تب تک ہمارا جو ایجوکیشن سسٹم ہے وہ اسی طرح چلتا رہے گا کہ ٹیچر اپنی مرضی سے schedule بناتا ہے اپنی مرضی سے سارا کچھ سیٹل کرتا ہے۔ تو چیز ختم ہونی چاہئے۔ لیکن at the same timeاس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سٹوڈنٹس یونین سارے اختیارات اپنے پاس لے لے اور اپنے آپ کو ڈکٹیٹر خود سمجھنا شروع ہو جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ سٹوڈنٹس یونین میں 2000ء کے سٹارٹ میں جب زیادہ strongly اس کے culminationشروع ہوئی تو بہت ساری ڈرگز میں ان کی انوالومنٹ ہو گئی ۔ میں اپنی یونیورسٹی کا بتا رہا ہوں باقیوں کا مجھے نہیں پتہ ۔ ہماری یونیورسٹی میں ڈرگز میں اور اس سارے چکر میں انوالو ہو گئے۔ اس چیز کو ہم کس طرح روک سکتے ہیں اور دوسری یہ چیز کہ جو weapons بات ہوئی وہ تو weapons hand کی بات ہو ہی گئی۔ یہاں پہ میں ایک مثال دینا چاہوں گا کہ ہر کمپنی میں اگر آپ دیکھیں تو ایک لیبر یونین ہوتی ہے۔ جو کہ لیبر لاء کو promote کرتی ہے اور لیبر کے رائٹس کو بچاتی ہے ۔ اسی طرح کا ایک سٹوڈنٹس لاء اور student code of conduct پارلیمنٹ سے پاس ہونا چاہئے جو کہ ان کو regulate کرے اور جس کی نمائندگی سارے سٹوڈنٹس کریں اور اپنے رائٹس کو پھر اس لاء کے تھرو منوائیں۔ بجائے اس کے کہ یہ اپنے رائٹس خود decide کریں اور خود اس پہ act کریں۔ لاء کی بات ہو گئی ۔ پھر ایک بات ہے کہ پولیٹکس میں ان کا کتنا حصہ ہونا چاہئے ۔ یہاں پر ایک میں یہ suggestion دینا چاہوں گا کہ instead of the politicising the student unions ہم یہ کریں کہ ہم یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین بنائیں irrespective کہ وہ کس پولیٹیکل پارٹی کے ساتھ ہے affiliated اور اس میں جو

بھی ممبر ہیں وہ کسی بھی پولیٹیکل پارٹیسے affiliated ہوں ۔ اس سے وہ irrespective ہو ۔ چیز اس پر concentrate کرے کہ سٹوڈنٹس کے رائٹس اور جو ان کو رائٹس مل رہے ہیں وہ ان کو پراپر طریقے سے پہنچ رہے ہیں یا نہیں پہنچ رہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہو گا کہ جو سٹوڈنٹس ہیں بجائے اس کے کہ وہ پولیٹکس میں حصہ لیں وہ ایک تو اپنی یونیورسٹی کے کام میں حصہ لیں گے at the same timeوہ پولٹکس بھی چلا رہے ہوں گے کیونکہ الیکشن سٹوڈنٹس یونین کے ظاہری بات ہے ایک political process ہے ۔ اس کے علاوہ یہ چیز ہوگی کہ ایک tolerance کی فضا جو کہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس وقت پاکستان میں اور خاص طور پر سٹوڈنٹس میں اور سٹوڈنٹس یونینز میں اس سے بھی زیادہ کہ ہم ایک دوسرے کے نظریئے کو ایک دوسرے کی بات کو tolerate نہیں کر سکتے۔وہ چیز ان میں آئے گی جب وہ اکٹھے کام کریں گے اور ایک مقصد کے لئے کام کریں گے تو ان میں آئے گی ایک دوسرے کے لئے tolerance اور ایک دوسرے نظریات سمجھیں گے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب سپیکر: جناب بلال جامی صاحب ۔

جناب بلال جامی: جناب سپیکر! شکریہ ۔ بہت اچھی اور سیر حاصل گفتگو ہوئی طلبایونین کے حوالے سے اور بہت سے لوگوں نے اس کی تائید کی الیکشن کروانے کی فی الفور، میں ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب صدر تھوڑی سی وضاحتیں کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو میں اس غلط فہمی کا شکار ہو گیا تھا کہ ہمارے بہت سے لوگوں طلباء انجمن کے متعلق پتہ ہو گا۔ اس پر معذرت چاہتا ہوں سب سے ۔ کچھ طالبعلموں کو، کچھ ہمارے اراکین ایوان کے جو ہیں وہ بالکل بنیادی معلومات سے نابلد محسوس ہوئے ۔ مثلاً ایک صاحب نے کہا کہ طلباء

یونین پر جب پابندی لگی تو اس کے بعد دائیں بازو کی جماعتوں کو اٹھایا گیا اور بائیں بازو کا نقصان ہو گیا۔ ان کو واضح کر دیتا ہوں کہ جب طلباء یونین پر پابندی لگی تو اکاسی فیصد تعلیمی اداروں میں دائیں بازو کی تنظیموں کی یونینز تھیں اور سب سے بڑا نقصان ان کا ہوا۔ اس کے بعد طلباء تنظیموں اور طلباء انجمنوں میں فرق نہیں پتہ لوگوں کو۔ ہمارے بہت سارے اراکین نے طلباء تنظیم اور طلباء انجمن' is a general platform ہر طالب علم کا جو ہے' طلبا انجمن یوں سمجھ لیں پاکستان کی جیسے قومی اسمبلی اور طلبا تنظیم اسی طرح ہے جیسے مسلم لیگ نون اور دیگر تنظیمیں۔ ان کو آپس میں relate کرنا ہی نہیں چاہئے بلکہ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ انتخابات کے نتیجے میں ان کا قلع قمع ہو جائے گا۔ آپ صاف شفاف انتخابات کروائیں۔ ان کے اراکین کھڑے ہوں گے طلباء تنظیموں کے' آپ ان کو بالکل واش کر دیں تعلیمی اداروں سے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ڈکٹیٹر ہیں۔ دوسرا یہ جناب سپیکر! کہ نظام تسلسل سے بہتری آتی ہے ۔ جمہوری اداروں میں ہمیشہ نظام تسلسل سے آتی ہے بہتری اور آپ ایک دفعہ الیکشن کرائیں ۔ انشاء اللہ اس میں تھوڑا سا بہتری آئے گی۔ دوسری بار کرائیں اس سے بہتری آئے گی۔ سسٹم چلتا رہے گا۔ ہر بندے کو پتہ چل جائے گا کہ خفیہ رائے دہی ہوتی ہے ۔ اگر میں نے اس قسم کی حرکات و سکنات کیں ۔ میں نے پہلے یہ بات واضح کر دی تھی کہ درسگاہوں کے اندر سو فیصد جناب صدر! سو فیصد ہماری شرح خواندگی ہوتی ہے۔ ایک طالب علم جس نے انتخاب لڑنا ہے اس کو یہ پتہ ہے کہ میں انتخاب لڑنے جا رہا ہوں۔ میری ایک ایک چیز میری اخلاقیات میری تعلیم میری ہر چیز کو نوٹ کیا جا رہا ہے۔ یہاں جب ہم آئے ہیں تو بہت سے کینڈیڈیٹس خود ہی عہدوں سے دست بردار ہو گئے دوسرے کے احترام میں جب انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ان سے تعلیم اور قابلیت میں آگے ہیں۔ دوسری بات یہ

ہے کہ ایک صاحب نے کہا کہ استاد جو سختی کرتا ہے اس کے ہم پیچھے لگ جاتے ہیں ۔ اس وقت تقریباً اگر غلط میں نہیں ہوں تو بہتر ہمارے اساتذہ ایسے ہیں پروفیسرز ہیں' ڈینز ہیں ' ان کی پی ایچ ڈی جعلی ہے اور اعلیٰ تعلیمی کمیشن میں ان کے کیس چل رہے ہیں۔ باقاعدہ پی ایچ ڈیز جو ہیں ان کی چوری کی ہیں ' ان کے مقالے کہیں سے لیئے گئے ہیں۔ لہذا ان کے احتساب کی بات ہوئی ۔ کیونکہ اکاؤنٹبلٹی کی بات ہوئی تھی ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب طاقت کے حصول کی جنگ ہوتی ہے۔ ایک صاحب نے کہا کہ جی اسلحہ شو کرایا جاتا ہے۔ یہ ہوتا ہے طاقت کے حصول کے لئے ' طاقت کے حصول کی وضاحت ہمیشہ انتخابات کے ذریعے ہوگی۔ اگر آپ انتخابات کروائیں اور ایک کو بالکل آفیشلی ان کو طریقے سے آپ منتخب کر بلائیں کہ جی یہ طلباء کے نمائندے ہیں۔ اس کے بعد یہ سسٹم ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں گے کہ کوئی طالب علم کا نمائندہ نہیں ہے تو روز دوسرے دن نیا بندہ طالب علم کا رہنما بننے کوشش کرے گا۔ جامعہ کراچی میں طلبا کی ہلاکتوں کے بارے میں بات کی ہے ایک طالب علم نے میرے معزز دوست نے ۔ جناب جامعہ کراچی میں جو آخری مرڈر ہوا تھا وہ 1984 میں محمد علی نام کے طالبعلم کا ہوا تھا جو جیالوجی کا طالب علم تھا۔ اس کے بعد پچیس سال تک طلبا یونین پر پابندی لگی رہی ۔ ویسے تو اس کا بھی قتل بیچارے کا ہوا وہ بھی اسی وجہ سے ہوا کہ طلباء یونین پر پابندی لگائی گئی۔ جس وقت طلباء یونین کی بحالی ہوئی ہے جناب صدر ! مارچ 2008 میں طلباء یونین بحال کی گئی اور الیکشن دیئے گئے کروانے کے لئے ہماری جامعات کو تو جون کے مہینے میں اور اگست میں جامعہ کراچی میں چار مرڈر ہو گئے ۔ پچیس سال تک ایک قتل نہیں ہوا جب تک پابندی لگی رہی۔ گزشتہ سال پھر چار مرڈر ہو گئے ۔ اس طرح سے سات طلباء یونین کی بحالی کے بعد ہوئے ۔ تو اسی طرح جیسے ایک صاحب نے

کہا کہ ہماری جو فورسز ہیں ان کو جو ہے وہ کیا جا رہا ہے ۔ جناب یہ وہی فورسز ہیں جنہوں نے اسی فیصد سے زیادہ majority %74.75 کے پرائم منسٹر کو اٹھا کے ایک دن میں باہر کر دیا تھا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جناب یہ ملک سے مخلص ہیں۔ ان کو عوام نے منتخب کیا تھا ۔اب جناب سپیکر! ہمارے ہاں جو چھوٹے بچے پیدا ہو رہے ہیں وہ پانی کو مم نہیں کو مم نہیں بولتے پانی بولنے لگے ہیں ۔دوسری بات میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ بین الاقوامی جامعہ میں جو ابھی بم دھماکے ہوئے ہیں طالبعلموں نے تو وہ نہیں کئے۔ کیا امن و امان کی آپ نے اس کے بعد رٹ قائم کی۔آپ صاف شفاف انتخابات کرائیں۔ مسلسل اس سسٹم کو لے کے چلیں ۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں بتانا چاہ رہا تھا کہ یہ ایک کتابچہ PILDAT کے تحت چھپا ہے طلباء یونین کے حوالے سے۔ تو بہت سارے اراکین خاص طور پر بلیو پارٹی کے محسوس ہوئے کہ وہ طلباء یونین کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔ تو میں ان کو suggest کروں گا کہ اس سے دن میں تین دفعہ صبح دوپہر شام منٹس لیں اور انشاء اللہ اس سے فائدہ ہو گا۔ شکریہ۔

ایک معزز رکن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف پرسنل کلیریفکیشن ۔

جناب سپیکر: ہاں پلیز ۔

ایک معزز رکن :بلال جامی صاحب نے بات کی اور میرے بارے میں غالباً وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے کہا کہ جب 1984 میں پابندی لگی تو لیف ونگ پارٹیوں پہ پابندی لگی۔ میں نے کہا تھا کہ پابندی تمام پر لگی۔ لیکن اس کے باوجود دبایا صرف لیف ونگ پارٹیوں کو گیا جس سے ضیاء الحق کو خطرہ تھا ۔اور حکومتی چھتری کے نیچے باقیوں کو پالا پوسا گیا ان کو دودھ پلایا گیا۔

Mr. Speaker: Thank you. Now, "this House is

of the opinion that the election should take place for Student Unions both at the Government and Private Institutions all over Pakistan , as the the Government of Pakistan has announced the revival of the Student Unions from Marach 2008".

(The motion of resolution was adopted.)

Mr . Speaker: There is a Calling Attention Notice from Mr . Imran Khan Turangzai Sahib and Manzoor Shah Sahib there is a sad happening today again in Quetta , when we have lost Professor Ansary , again as a target killing , so...

تو پہلے فاتحہ پڑھ لیں۔ تو شاہ صاحب آپ خود ہی پڑھیں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

Mr . Speaker: And this condemns this brutal killing , of course. Now, Item No.4, Mr. Zulqarnain Haider Sahib (YP-20 Punjab).

جناب ذوالقرنین حیدر: ایک پھر شکریہ جناب سپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں خان زیب برکی اور مسٹر عبدالمنان کی حمایت کے ساتھ ایک اہم قرارداد اس ایوان میں پیش کرنا چاہوں گا جس کا متن کچھ یوں ہے کہ "This House is of the opinion that it expresses solidarity with the Internally Displaced Persons (IDPs) of South Waziristan Agency,

highlights their problems, and recommend steps that need to be taken for swift and effective relief and rehabilitation of IDPs".

جناب والا! ہم جانتے ہیں کہ اس وقت ہم ایک کڑی جنگ لڑ رہے ہیں ایک سخت دشمن کے خلاف اور مختلف محاذوں پر اس ہماری فوج اس جنگ میں ہمارے لئے ہمارے اس ملک کے امن کے لئے اور اس ملک کی ترقی کے لئے جانیں قربان کر رہی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فوج کے ساتھ ساتھ وہاں لوگ شانہ بشانہ نہ صرف جنگ کر رہے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو اس ملک کا امن تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ ذاتی قربانیاں بھی دے رہے ہیں ، ہجرت بھی کر رہے ہیں اور جیسے پہلے ہم نے سوات میں دیکھا اور مالاکنڈ کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کس طرح تین چار پانچ مہینے تک جب تک آپریشن ہوتا رہا وہ کیمپوں میں رہتے رہے۔ اسی طرح آج کل ہمیں معلوم ہے کہ پچھلے ایک ماہ سے آپریشن راہ نجات چل رہا ہے اور فوج اور طالبان کے درمیان مختلف علاقوں میں وہ آپریشن ابھی بھی جاری ہے۔ تو اس مسئلے کے نتیجے میں وہاں کے جو لوگ ہیں وہاں کے جو غریب لوگ ہیں جو اس کراس فائر میں مارے جاتے ہیں اور اس ساری لڑائی کا fall-back جن کے اوپر پڑتا ہے ۔ وہ سارے لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اسوقت چالیس ہزار خاندان ابھی چونکہ آپریشن کا آغاز ہے اور یہ نمبر ابھی بڑھ رہا ہے مزید۔ چالیس ہزار خاندان تو وہ ہیں جو صرف رجسٹرڈ ہوئے ہیں مختلف کیمپوں میں اور چونکہ جو ساؤتھ وزیرستان ایجنسی کے لوگ ہیں ان کی بڑی رشتہ داریاں بھی ہیں یہاں ڈیرہ اسماعیل خان اور جو ایسٹ کے علاقے ہیں۔ تو ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ ہیں۔ چالیس ہزار خاندان تو صرف وہ ہیں جو رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور ان کے علاوہ بھی بہت سارے لوگ آئے ہیں۔ تقریباً ڈھائی سےتین لاکھ لوگ مختلف حکومتی ایجنسیوں اور Non

Governmental Organizations کا انداز ہے کہ وہ displaced ہو چکے ہیں اس calamityکے نتیجے میں اور میں اس مسئلے کے تین چار پہلوؤں پہ ہماری قرارداد میں بات کروں گا۔ ایک تو اس مسئلے کی جو شدت ہے اور نوعیت ہے۔ دوسرا میرے دوسرے جو ساتھ proponents ہیں وہ بھی اس پر بات کریں گے کہ عملی اقدامات جو کئے جا رہے ہیں حکومتی سطح پر اور غیر حکومتی سطح پر اور وہ جو کمیاں رہ گئی ہیں relief اور rehabilitation میں ان کو بھی highlight کر کے کچھ پروپوزلز بھی دئے جائیں جائیں گے اور میں اس ایوان سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس قرارداد میں contribute کریں اور اس کو unanimously approve کریں۔ سر حالات کچھ یوں ہیں کہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ چالیس ہزار خاندان صرف رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور باقی چالیس پچاس ہزار اتنے ہی تقریباً خاندان جو ہیں وہ ہیں جو رجسٹرڈ نہیں ہوئے ہیں۔ وہ سارے کے سارے غریب لوگ ہیں۔ وہ سارے کے سارے لوگ وہاں سے سارا گھر بار چھوڑ کے آئے ہیں' روزگار کے مواقع چھوڑ کے آئے ہیں اور یہاں پرکسمپرسی کی حالت میں موجود ہیں۔ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ ان کے پاس رہنے کو گھر موجود نہیں ہے۔ ان کو عارضی کیمپوں میں ٹھہرایا جا رہا ہے اور ابھی تک سرکاری اعداد و شمار کے مطابق راشن کارڈ۔

Mr. Deputy Speaker: Execuse me. You may not drink it here. Drink it outside and then come. Thank you.

جناب ذوالقرنین حیدر: حکومتی سطح پر کچھ اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ مگر وہ انتہائی ناکافی ہیں۔ اعدادوشمار کے مطابق ابھی تک صرف پانچ ہزار آٹھ سو نوے راشن کارڈ activate ہوئے ہیں۔ جب کہ میں نے جیسے آپ کو بتایا ہے کہ چالیس ہزار سے زیادہ فیملیز تو وہ ہیں جو رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔ تو یہ اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے

کہ کئی لوگوں کو ابھی تک راشن کارڈز بھی نہیں ملے اور ان کو کھانے کا مسائل کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سارے لوگ نیچے اتر کے پہاڑوں سے آئے ہیں ڈی آئی خان کے علاقوں میں' ٹانک کے علاقے میں اور کچھ لوگ بلوچستان میں ژوب کی طرف ڈی آئی خان کے ساتھ جو علاقہ لگتا ہے وہاں گئے ہیں۔ تو راستے میں چونکہ جنگیں ہو رہی ہیں۔ یہ لوگ اوپر سے اتر کے آئے ہیں تو راستے میں بیچارے کراس فائر میں بھی پکڑے جاتے ہیں اور ان کی سیکورٹی کے بھی کوئی مناسب اقدامات نہیں ہیں۔ ٹرانسپورٹیشن کی سہولیات فراہم نہیں کی گئیں اور نہ یہ سامان اپنا لے کر وہاں سے لے کر آ سکتے ہیں۔ تو یہ انتہائی بےسروسامانی کی حالت میں یہاں پر آئے ہیں۔ آگے سردیاں آنے والی ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں تو ان کو گرم کپڑوں اور اس قسم کی دوسری امدادی اشیاء خوراک اور ادویات کی ضرورت ہو گی۔ اور ساتھ ساتھ خیموں وغیرہ کی بھی ضرورت ہو گی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتی سطح پر جو میرے ساتھی بعد میں اس پر تفصیل سے بھی بات کریں گے کہ کوئی زیادہ سٹیپس نہیں لئے جا رہے ہیں اور ان اس طرح سے میڈیا کمپین چلائی جا رہی ہے جس طرح ماضی میں چلائی گئی۔ نہ ہماری عوام اس طرح سے fully mobilized ہے اور نہ ہماری حکومت اس شدید ترین جو مسئلہ ہے جو ہمیں درپیش ہے اس میں کوئی دلچسپی دکھا رہی ہے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ جو ہم بعد میں پروپوزلز بھی دیں گے۔ بہرحال اس مسئلے کی شدت امن عامہ کی بنیادوں پر بھی بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ دو تین لاکھ لوگ ڈیرہ اسماعیل خان کے مختلف کیمپوں میں رہ رہے ہیں اور ڈیرہ اسماعیل خان کے جیسے آپ کو پتہ ہے کہ پہلے ہی حالات انتہائی دگرگوں ہیں۔ وہاں پر sectarian violence بہت زیادہ پچھلے چند سالوں سے rampant تھا اور ابھی بھی انٹیلیجنس ایجنسیوں کی رپورٹس کے مطابق ہو سکتا ہے کہ ان جو آئی ڈی پیز آ رہے

ہیں ان میں کچھ شرپسند عناصر بھی شامل ہوں۔ کیونکہ سوات کے جو آئی ڈی پیز تھے وہ تو وہاں کے لوکل لوگ تھے اور وہاں کے شرپسند عناصر تھے وہ باہر سے آئے ہوئے تھے۔ لیکن اس کے برعکس یہاں پہ جو طالبان بھی ہیں وہ مقامی محسود قبائل سے ہی تعلق رکھتے ہیں اور وہی محسود قبائل ہیں جو affect ہو رہے ہیں۔ تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ کچھ لوگ اس کو کور کے طور پر کر کے آ کے یہاں پر دہشت گردی کی کارروائیاں کریں گے اور پراونشل گورنمنٹ میں وہاں کی جو لوکل اتھارٹیز ہیں خاص طور پہ ان کو ڈائریکشن جاری کی ہیں کہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ تو ڈیرہ اسماعیل خان کے مقامی لوگ اس بات سے خاص طور پر خوفزدہ ہیں۔ تو اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ان لوگوں کو پراپر رجسٹریشن کی جائے تاکہ اس طرح کے سیکورٹی ایشوز نہ ہوں اور جو وہاں کی مقامی پاپولیشن بھی ہے۔ اس کا بھی اعتماد ان لوگوں کو حاصل ہو ۔ کیونکہ مقامی پاپولیشن کے بغیر ان کی ریلیف اور rehabilitationناممکن ہے۔ اس پر مزید بات میرے دوست کریں گے کہ کس طرح سے عملی اقدامات انتہائی ناکافی ہیں اور کس طرح سے ہمیں مزید عملی اقدامات کرنے چاہییں اور اگر نہ کئے گئے تو کس طرح یہ situation boiled down ہو جائے گی۔اور ایکcatastrophe کی صورت اختیار کر سکتی ہے ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب خان زیب برکی صاحب ۔

جناب خان زیب برکی (YP07 FATA3): السلام علیکم سر جس طرح میرے بھائی ذوالقرنین صاحب نے بات کی کہ فاٹا اور وزیرستان آئی ڈی پیز پہ اس کا مطلب ہے کہ وہاں سے آئی ڈی پیز آج سے نہیں بن رہے۔ ذرا میں بیک گراؤنڈ میں جانا چاہوں گا۔ وہ 2003 سے بن رہے ہیں جب پہلا آپریشن وانا شروع ہوا ۔ وہ آئے محسود ایریاز میں اور دوسرے ایریاز میں اور وہاں پہ ان کو وزیرستان میں

اکاموڈیٹ کیا۔ پھر نارتھ وزیرستان میں اور وہاں پہ اکاموڈیٹ کرتے ایک دوسرے کو۔ اس کے بعد جب ابھی گورنمنٹ تبدیل ہو گئی۔ مشرف گورنمنٹ کے آخر میں 2007 میں ایک mass migration سے وہاں displacement شروع ہو گئی دسمبر میں اور اس میں کافی لوگ اور بچے راستے میں مرے۔ لیکن محسوس نہ کرنا کہ ہمارے حکمران اس وقت سو رہے تھے۔ یہ فکر ان کو نہیں تھی کہ یہ ہمارے عوام ہیں۔ بلکہ وہ تو سمجھ رہے تھے کہ ہمیں ڈالرز مل رہے ہیں. It is OK اس کے بعد means کہ اس time بھی لوگ suffer کر رہے تھے اور گورنمنٹ کی facilities اسوقت بھی insufficient تھیں اور آج بھی وہی حال ہے جو 2007 میں تھا۔ اگر ہم دیکھیں کہ آپریشن ہوا سوات میں اور آئی ڈی پیز آئے۔ وہاں پہ گورنمنٹ صدر سے لے کر نچلے منسٹر تک اور منسٹر سے لے کر پریذیڈنٹ تک اور اپوزیشن لیڈر جا رہے ہیں۔ نواز شریف سے لے کر اور ایم کیو ایم کے سارے لوگ جا رہے ہیں اور وہاں کے آئی ڈی پیز کے ساتھ شیئر کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج وہ لوگ جو پچاس ساٹھ سال سے محرومی کا شکار ہیں ان کے ذہنوں میں یہ سوال ابھر رہا ہے کہ آیا ہم پاکستانی نہیں ہیں۔ کیا ہم اس ملک کے لئے قربانی نہیں دے رہے ہیں۔ کیا ہمارے بچے راستے میں شہید ہو رہے ہیں اور ہمارے جوان شہید ہو رہے ہیں یہ ملک کی خاطر نہیں ہو رہے ہیں۔ اس کے ذہن میں آج یہ سوال ہے۔ اس سوال کو دور کرنے کے لئے ہمیں ایک نیشن کے طور پر پھر یہ ثابت کرنا ہو گا کہ نہیں پوری قوم آپ کے ساتھ ہے۔ گورنمنٹ کو بھی چاہئے کہ یہ ثابت کرے کہ وہاں پہ جائے۔ صرف ایک گورنر صاحب گئے پچھلے ہفتے ٹانک میں اور ڈی آئی خان میں اور ایک دو کیمپوں کی وزٹ کرنے کے بعد واپس آ گئے۔ اور کیا ہوا۔ وہاں پہ جانے کا کیا فائدہ ہوا۔ اس نے وہاں نہیں دیکھا کہ وہاں پہ ہزاروں کی قطار میں کھڑے ہیں۔ وہ صرف اس لئے

کہ اپنے آپ کو رجسٹرڈ کروائیں۔ صرف ایک کھانے کے لئے تاکہ ان کو کوئی کھانے کے لئے مل جائے' پینے کے لئے مل جائے' رہائش کے لئے کوئی چیز مل جائے۔ ان کو یہ ابھی تک نہیں مل رہا۔ سینکڑوں لوگ ابھی بھی قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک رجسٹریشن کے لئے جب رجسٹریشن کرنی ہوتی ہے تو وہ صبح چار بجے اٹھتا ہے۔ ہمارے ایوان والے سو رہے ہوتے ہیں۔ وہ اٹھ کے کس لئے جاتا ہے۔ صرف اپنے آپ کو رجسٹرڈ کرانے کے لئے کہ کل آپ یہ نہ کہیں کہ آپ محسود ہیں اور دہشت گرد ہیں۔ اس طرح انٹرویوز آئے ہیں۔ عبداللہ صاحب نے ایک انٹرویو دیا جو ڈان میں آیا ہے۔ اس نے کہا کہ ہمیں اس طرح ٹریٹ کیا جا رہا ہے محسود ہونے کے وجہ سے کہ جب ان کو پتہ چلتا ہے کہ یہ محسود ہے کہ انہوں نے خودکش جیکٹس پہنی ہوئی ہیں ان سے دور ہوں۔ ہوٹل پہ جاتے ہیں کوئی رینٹ کے لئے کمرہ نہیں ہے۔ کیوں وہ پاکستانی نہیں ہیں اور وہ قربانی نہیں دے رہے ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے اور مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ یہ ہوٹل یہ انتظامیہ اور ڈی پی او خود کہہ رہا ہے کہ ہمیں حکم ہے اور صوبائی گورنمنٹ نے یہ کہا ہے کہ ان پر سخت چیک رکھو۔ وہاں پہ جو انتظامیہ ہے گورنمنٹ کی وہ کیا کہہ رہے ہیں کہ ان کو discourage کرو۔ ا ن کی رجسٹریشن نہیں ہونی چاہئے۔ اس طرح آپس میں ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں کہ ان کو discourage کرو۔ وہ سیف الرحمان جو اس میں تو مشہور ہے۔ جو میں جہاں تک observe کیا ہے اور میں خود وزیرستان سے ہوں۔ یہ سارے حالات میں 2003 سے دیکھ رہا ہوں کہ وہاں پہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا مذاق ہو رہا ہے اور کس کے ساتھ ہو رہا ہے۔ وہاں پر یہ لوگ تقریباً پندرہ گھنٹے سے بیس گھنٹے کا سفر کوئی پیدل کرتا ہے کوئی گاڑی پر جب اس نے مکین سے آنا ہوتا ہے تو مکین سے ہو کے ژوب اور پھر کوئٹہ جانا پڑے گا' پھر کوئٹہ سے ڈی آئی خان آنا پڑے گا۔ تقریباً بیس سے

پچیس گھنٹے گاڑی کے سفر میں لگتے ہیں اور راستے میں کرفیو بھی ہوتا ہے ' روڈز بھی بلاک ہوتی ہیں۔ جنڈولہ روڈ جو آسان راستہ ہے سات آٹھ مہینے سے بلاک ہے اور یہ لوگ جو وہاں سے آ رہے ہیں تو کبھی میران شاہ سائیڈ سے وہاں سے کرفیو ' پھر پہاڑوں میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کو پوچھنے والا آج کوئی نہیں ہے۔ وہ حکمران مجھے یاد ہے کہ پرائم منسٹر کی تقریر جب پچھلے سال وہ گئے تھے اور ایک جرگے کو خطاب کرنے والے تھے۔ تو ایک جرگے کے ملک کو کسی نے مارا۔ وہ رو رہے تھے کہ مجھے افسوس ہے کہ میرا ایک بندہ مر رہا ہے۔ لیکن اس کو آج افسوس نہیں ہے کیونکہ وہاں بھوک سے مر رہے ہیں پیاس سے مر رہے ہیں۔ اس کو کیوں آج افسوس نہیں ہے۔ کیوں ' وہ غریب ہے۔ کیوں کہ ان لوگوں کی پولیٹیکل انٹریسٹ وہاں پہ نہیں ہے۔ فاٹا میں پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ ابھی بات ہوئی ہے امپلیمنٹ نہیں ہوا۔ یہاں پہ تو سوات میں سب کا پولیٹیکل انٹریسٹ تھا۔ نواز شریف بھی بھاگ رہا ہے ' زرداری صاحب بھی بھاگ رہے ہیں ' پرائم منسٹر بھی بھاگ رہے ہیں ' فضل الرحمان بھی بھاگ رہے ہیں ' اے این پی والے بھی بھاگ رہے ہیں۔ ایک national mobilization بھی تھی ۔اس میں ان کی گورنمنٹ کا کردار تھا کہ انہوں نے لوگوں کو موبلائیز کیا فیڈرل گورنمنٹ گورنمنٹ کو موبلائیز کیا۔ لیکن اس میں نہ mass mobilization ہے ۔ ریڈیو پہ ٹاک شوز ہوتے ہیں ٹی وی پہ ٹاک شوز ہوتے ہیں اور کیا ہوتا ہے ۔ این آر او ' کیری لوگر بل یا کوئی چھوٹا سا مسئلے لے کے اس پہ بات ہوتی ہے۔ اس پہ بات نہیں ہوتی جو ہم فیس کر رہے ہیں ۔ وہ لوگ قربانی دے رہے ہیں ۔ وہ ان چیزوں سے نہیں گھبرائے اور سات سال سے means ان elements کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ اچھے ہیں برے ہیں ان کی ہر ایک کی اپنی percept ہے ۔ لیکن یہاں پہ جب آتے ہیں اور بحیثیت قوم وہ کھڑے

ہوتے ہیں تو ان کو تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم جناب سپیکر! جنگ لڑ رہے ہیں کہ لوگوں کے دل اور دماغ جیت جائیں۔ کیا یہ وہی جنگ ہے۔ یہ تو ہم loose کر رہے ہیں جو لوگ آئی ڈی پیز بن رہے ہیں۔ وہ تو گورنمنٹ کو گالیاں دینے پہ آ جاتے ہیں۔ مطلب ہے کہ اتنے serious ہو جاتے ہیں۔ مئی سے یہ رجسٹریشن شروع ہے۔ میرے دوست نے mention کیا۔ اس وقت بھی کچھ لوگ رجسٹرڈ ہو گئے تھے۔ مئی سے لے کر اب تک یو این آرگنائیزیشن کی ایک رپورٹ کے مطابق اسی ہزار لوگ آئے ہیں اور اب ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ آ چکے ہیں اور یہ وہ ہیں جو ٹانک اور ڈی آئی خان میں پہنچے ہیں۔ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو وانا میں بیٹھے ہیں، یہ وہ لوگ نہیں ہیں جن کو مرتی میں وہاں کے لوگ سہارا دے رہے ہیں۔ ان میں وہ شامل نہیں ہیں جو رزمک اور میران شاہ میں بیٹھے ہیں۔ ان میں وہ شامل نہیں ہیں جو بلوچستان میں گئے ہیں۔ یہ صرف ٹانک اور ڈی آئی خان کا ریشو دے ہیں۔ یہ مرتی کی ریشو کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ وہاں پہ کیوں گورنمنٹ کیمپ قائم نہیں کر رہی۔ وہاں پہ تو آرمی نے ایک کیمپ قائم کیا ہے میڈیکل فیسلٹیز کے لئے۔ ان کی کیا ضرورت ہے۔ پہلے کچھ رجسٹریشن کے لئے کرو اور اس کو کچھ سیفٹی دو۔ تب میڈیکل فیسلٹیز تو بعد کی بات ہے۔ پہلے تو خوراک کے لئے انہیں کچھ ملے۔ رستے کھولو تاکہ وہ آ سکیں۔ میری ایک بچی سے بات ہو رہی تھی جو چھ سات سال کی تھی۔ وہ یہ کہہ رہی تھی کہ میرے دو بھائی سیویلین مر گئے ہیں۔ کیا آپریشن میں ہم یہ تعین نہیں کر سکے آج تک کہ ہم کس کو مار رہے ہیں کیوں مار رہے ہیں۔ سیویلین مر رہے ہیں۔ وہاں پہ آپ کو پتہ ہے کہ جو سیویلین ہے ہر ایک کا گھر نظر آئے گا اور آپ کو پتہ بھی لگ رہا ہوتا ہے کہ یہ سیویلین ہے۔ پچھلی دفعہ 2007 کی پھر میں ایک مثال کوٹ کروں گا کہ ایک خاندان وہاں سے مائیگریٹ کر کے آ رہا تھا۔ ایک

بندہ صرف راستے سے ایک سائیڈ پہ گیا کہ میں راستہ چیک کر لیتا ہوں کہ اس پار سے اس سائیڈ پر راستہ ہے ۔ اوپر سے گولی اس کو لگی۔ کیوں، صرف یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے خاندان سے طالب ہو گیا ہے۔ وہ مائیگریٹ کر رہا ہے۔ in the same way کہ وہاں پر داڑھی والے نظر آ جاتے۔ 2007 ء میں تو بہت بری حالت تھی ۔چلو مار دو ۔ اس کے ساتھ عورتیں ہیں وہ جا رہے ہیں اور پیدل جا رہے ہیں ۔ سیفٹی کے لئے سر کی امان مانگ رہے ہیں اور آپ ان کو مار رہے ہیں ۔پھر ہمیں کہتے ہیں We have provided so many facilities. ہمارے پرائم منسٹر صاحب بھی جب جاتے ہیں اور پشاور میں کہتے ہیں جناب سپیکر صاحب! کہ ہم تو پوائنٹ فائیو بلین روپے آئی ڈی پیز کے لئے پیش کر رہے ہیں یا دے رہے ہیں۔ لیکن کہاں پہ خرچ ہو رہے ہیں۔ صرف زبانی جمع خرچ سے بات نہیں چلے گی۔ ہم بہت مشکل جنگ لڑ رہے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ ہم جنگ لڑ رہے ہیں کہ ہم ایک قوم کی حیثیت سے جب پاکستان بنا تھا، ایک اسلامک سٹیٹ اور یہ تاش والے جو تاش کے پتے کھیلتے ہیں ان کو زیادہ پتہ ہو گا کہ رنگ میں جو گیم ہوتی ہے مطلب ہے کہ اپنے رنگ میں کوڈ دینا ۔ تو کیا وہی پراسیس اب دوبارہ نہیں ہو رہا ۔ اب ہم نہیں سمجھ رہے ہیں کہ پاکستانی قوم خوابوں میں گئے ہیں۔ کیا جناب سپیکر صاحب ! آج اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہاں پہ چھ سینٹر قائم ہیں رجسٹریشن کے اور رجسٹریشن کے لئے جس طرح میں نے مینشن کیا ہے ایک بندہ صبح چار بجے اٹھتا ہے اور شام تک اس کی صرف رجسٹریشن ہوتی ہے۔ اس کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا ہے۔ اس کے روزمرہ کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ اس کو نان فوڈ آئیٹمز کچھ نہیں ملتے۔ وہ دوسرے دن پھر تین بجے چار بجے اٹھے گا وہاں پر پہنچے گا اور یہی بھیک مانگے گا۔ وہ لوگ تو بڑے انا پرست تھے۔ traditionalists ان چیزوں کو بہت مشکل سے برداشت کر رہے ہیں۔ ہم ان کے بارے میں پھر اس

طرح پھیلا رہے ہیں کہ وہ پھر extremists بنیں ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے۔ آج تو یہ ہونا چاہئے تھا جناب سپیکر! کہ ہم نے سوات کے آئی ڈی پیز دیکھے کہ آئی ڈی پیز کو کیا مسائل ہوتے ہیں۔ آج تو ان کو فیسلٹیز دینی چاہیں تھیں۔ آج ہم ان کو اس سے بھی زیادہ تکلیف دے رہے ہیں جو سوات والوں کو دی تھیں۔ اب تو ہمیں تجربہ ہو چکا ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ تجربہ ہو چکا ہے۔ مطلب ہے کہ تجربے سے بندہ سیکھتا ہے۔ لیکن پاکستانی گورنمنٹ نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔ کبھی میں کوشش کروں گا کہ یہاں یوتھ پارلیمنٹ سے اپنے دوستوں کو بھی لے جاؤں ان کیمپس میں کہ وہاں پر ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ٹانک میں سٹی ٹانک سے تقریباً چالیس کلومیٹر کو نازم ایریا میں ایک کیمپ قائم ہے۔ وہاں پہ پانی نہیں ہے۔ آپ کو پینے کے لئے پانی نہیں ملے گا۔ کیمپ اسی جگہ پر بنا رہے ہو۔ اس جگہ بناؤ جہاں پہ لوگوں کو آسانیاں پہنچا سکیں۔ آپ بجلی مہیا کر سکیں آپ پانی مہیا کر سکیں اور دوسری ضروری اشیاء تاکہ لوگ بھی حصہ لے سکیں۔ اب چالیس میل ایک بندہ جا کے یہاں سے کسی کے لئے کچھ کرنا یہ عام آدمی کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ ڈی آئی خان کے لوگ بھی اتنے امیر نہیں ہیں اور غریب طبقے میں آتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! وہاں کے صرف یہ نہیں کہ گورنمنٹ یا ڈی پی او خود مینشن کر رہا ہے۔ وہاں کے عوام کا بھی میرے خیال میں ان کے ساتھ بہتر رویہ نہیں ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ عوام جو treat کر رہی ہے۔ پہلے تو وہ گھر نہیں دیتے۔ جب گھر دیتے ہی ہیں۔ تو اس کے لئے تین چار اس کے جاننے والے ہوں کہ فلاں مجھے جانتا ہے اور فلاں میرا کزن ہے اور فلاں میرا رشتہ دار ہے۔ وہ کہتے ہیں وہ لے آؤ پھر دے دوں گا۔ ڈاکومنٹس یا آئی ڈی کارڈ یا ان چیزوں پہ بھی زیادہ believe نہیں کیا جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ میجارٹی لوگوں کی اس طرح کر رہی ہے۔ میں mention کر رہا ہوں کہ اس

طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ایک گورنمنٹ خود کہہ رہی ہے کہ ان ذلیل کرو اور ان پر strict چیک رکھو۔ strict چیک کا مطلب نہیں ہوتا کہ ان کی رجسٹریشن نہیں ہونی چاہئے۔ ان کو فوڈ آئیٹمز نہیں ملنے چاہیئں۔ strict check کا مطلب ہے کہ ان کی activities چیک کرنی ہوتی ہیں کہ کیا وہ criminal activities تو نہیں کر رہے۔ ہم بجائے اس کے کہ ان کو facilitiate کریں ان کو اور بھی تکلیفوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں ذرا mention کروں گا کہ گورنمنٹ نے ابھی کیا ہے۔ گورنمنٹ آف پاکستان کہہ رہی ہے کہ ہم war on terroarism لڑ رہے ہیں۔

(فالوڈ بائی 5a)

جاری-----

ہمارے خلاف ہو جائے کہ یار یہ گورنمنٹ تو ہمیں قصداً ذلیل کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ نہ ہو جائے۔ ان لوگوں کے دل means یہ بہت اس طرح حالات میں آتے ہیں کہ اس کے means گھر بھی رہ جاتے ہیں، اس کے بھائی بھی رہ جاتے ہیں بلکہ اکثروں کی کہانیاں اگر سنو تو رو پڑو گے جناب سپیکر کہ وہ آپ کو کہیں کہ میں نے اپنے بھائی کو چھوڑا لیکن میں نے کہا کہ چلو نکلو گھر سے۔ میں نے بیوی بچوں کو چھوڑا یا بیوی بچوں کو نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے میرا بھائی مر گیا۔ ہم نے اس کو چھوڑا چلو نکلو۔ اس طرح کی کہانیاں ہیں وہاں کی۔ میں ان ایوان اقتدار والوں سے، گورنمنٹ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ ان دکھے ہوئے لوگوں کو اور تکلیف نہ دیں۔ ان کی اب بہت help کرنی چاہیئے رجسٹر سنٹر زیادہ ہونے چاہیں تاکہ اب ان کو سہولت ملے۔ کل کے انتظار میں یہ کھڑا رہیں، پرسوں کے لئے کہ اب باری آئے گی۔ تو It is very difficult۔ میں گورنمنٹ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہاں پر ڈی آئی خان میں minimum دس سے پندرہ رجسٹریشن سنٹرز قائم کئے جائیں اور ٹانک میں بھی تین سے چار تک قائم کئے جائیں۔ یہاں ہمارے بھائی جو میر علی وانہ اور میران شاہ میں پڑے ہیں، بنوں میں پڑے ہیں ان کی رجسٹریشن نہیں ہو رہی۔ وہاں لوکل لوگوں کی سپورٹ سے وہ چل رہے ہیں۔ مطلب بہت مشکل سے وہ گزارا کر رہے ہیں۔ وہاں پر لوکل لوگوں نے کیمپ لگائے ہیں، ہماری گورنمنٹ کا کوئی کیمپ نہیں ہے۔ میر علی میں بھی کیمپ ہو، وہاں پر بھی رجسٹریشن ہو، وانا میں بھی ہو تاکہ ٹانک اور ڈی آئی خان پر یہ burden کم ہو جائے۔ وہاں پر لوگ ایڈجسٹ کریں گھروں میں ان لوگوں کو۔ میران شاہ میں کیمپ ہو۔ اس کے علاوہ جن

رجسٹریشن کے علاوہ means ہمارے جو یو این والے یا foreign distributors ہیں ان کی کوئی پرنسل وہ نہیں ہے' نہ انہوں نے اشتہار دیا ہے۔ وہاں پر لوکلز کچھ سپورٹ کر رہے ہیں لیکن وہ جو کہہ رہے تھے کہ یہ terrorism ختم کرو' یہ طالبنائزیشن Waziristan is the hub of terrorism.

۔ اب وہ کہاں گئے۔ کیوں facilitate نہیں کر رہے۔ کیوں نہیں جا سکتے ڈی آئی خان۔ ڈی آئی خان میں کیا ہے۔ law and order situation بہتر ہے ۔ جو ملک میں ہو رہا ہے I think بھی اس سے یہاں اسلام آباد اور پنڈی میں سیکورٹی آج کل زیادہ لگ رہی ہے اور ڈی آئی خان اور ٹانک کے مقابلے میں۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ یعنی نیشنل لیڈرز کی کوئی موومنٹ نہیں ہوئی' سوائے ایک گورنر کے کہ وہ بھی غلطی سے گئے تھے۔ اور میں میڈیا والوں سے بھی یہ اپیل کرتا ہوں کہ لاسٹ ٹائم تو میڈیا بہت اہم کردار ادا کرتا ہے کسی opinion building میں ۔ لاسٹ ٹائم انہوں نے بہت اچھا campaign چلایا تھا جو سوات آئی ڈی پیز تھے مطلب ہر بندے نے donation کی تھی because of media ۔ آج میڈیا بھی silent ہے ۔ میڈیا کو بھی چاہیئے کہ اس کو کوریج دے ' ٹاک شوز میں لائے ' نیشنل لیڈرز کو بلائے کہ جی آپ کے یہ بچے مر رہے ہیں۔ ان کی photos دکھائیں کہ یہ بچے کیوں ذلیل ہو رہے ہیں۔ آپ لیڈر ہیں اس قوم کے۔ بقول عمر قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے لیکن ہمارا سردار کبھی خادم نہیں ہوتا۔ ہمارے سردار سردار رہ جاتے ہیں اور خادم خادم۔ جناب سپیکر! آج ہماری لیڈرشپ کو ' ہمارے میڈیا والوں کو یا انٹرنیشنل آرگنائزیشنز کو یا ہماری جو ڈومیسٹک این جی اوز ہیں ان کو چاہیئے کہ وہاں پر ان بھائیوں کی سپورٹ کرے کیونکہ ایک قوم اس وقت بنتی ہے جب سب میں ہم آہنگی ہو ۔ ان میں آپس میں تناؤ نہ ہو' آپس میں ٹکراؤ

نہ ہو۔ ہم اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پاکستانی ہیں' بیٹھے ہیں اسلام آباد میں' ان کی فکر بھی نہیں کر رہے اور کہہ رہے ہیں کہ یہ جناب سپیکر ایک بات اور بھی add کروں گا ہمارے چیف آف آرمی سٹاف نے وہاں پر پمفلٹ گرائے ہیں کہ ہماری جنگ محسود کے خلاف نہیں ہے' یہ چند elements ہیں جو باہر سے آئے ہیں' یہ بہت غیور محسود ہے۔ صرف اس سے کام نہیں چلے گا کہ وزیرستان یا فاٹا والے بہت غیور لوگ ہیں جناب سپیکر۔ کچھ عملی کر کے دکھائیں گے تو ان کو پتہ لگے گا کہ غیور ہیں۔ جناب سپیکر! یہاں پر ایکشن ایڈ والے ہیں means Chruch Together وہ بھی کچھ کر رہے ہیں لیکن through internal NGOs ۔ فدا این جی او وہاں پر کام کر رہی ہے۔ وہاں سے یہ مل رہا ہے کہ جس طرح میں نے کہا کہ رینٹ' ان کو رینٹ ہاؤسز نہیں مل رہے۔ جناب سپیکر! ----

جناب سپیکر، بر کی صاحب آپ conclude کریں گے یا----

خان زیب بر کی، ہاں سر conclude کر رہا ہوں۔ سر! وہاں پر لوگوں کو ٹرانسپورٹیشن کی پرابلم ہو رہی ہے کہ وہاں سے آتے ہوئے یہ پیدل نکلتے ہیں۔ میں آخر میں مجھے وہ پشتو کا شعر یاد آ رہا ہےconclude کرتے ہوئے،

(پشتو میں شعر)

Thank you very much.-

جناب سپیکر، جناب عبدالمنان ۔ آپ بھی اتنے eloquent ہوں گے یا-

--

جناب عبدالمنان، نہیں سر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بات ہو رہی ہے ساؤتھ وزیرستان آپریشن کی' آپریشن راہ نجات کی۔ تو ابھی تک جو گورنمنٹ کی طرف سے steps لئے گئے ہیں ان پر میں روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ ان کے لئے صرف چھ

رجسٹریشن پوائنٹس کھلے گئے ہیں۔ جس طرح بر کی بھائی نے بتایا۔ نائی والا میں مفتی محمود نے مریالی ' کوٹ اعظم' ٹانک اور رنگ پور میں جبکہ actual آئی ڈی پیز کی فگر ہے تقریباً چالیس ہزار جو رجسٹرڈ ہیں۔ اگر روز پانچ ہزار تقریباً نئے آئی ڈی پیز آ رہے ہیں' ratio یہی ہے تو ایک سنٹر میں اگر پانچ ہزار رجسٹریشن پوائنٹ پر ہوں تو وہ کس طرح ڈیل کریں گے۔ تو رجسٹریشن پوائنٹس بہت زیادہ کرنے چاہیں۔ دس' پندرہ تک کم از کم۔ راشن کارڈ جو ابھی تک ایشو ہو چکے ہیں ان کا نمبر ہے 5939 اور جبکہ رجسٹرڈ ہیں چالیس ہزار ۔ تو یہ بہت کم ہیں۔ انٹرنیشنلی جو steps اٹھائے گئے ہیں امریکہ کی طرف سے صرف 100 million dollar کا اعلان کیا گیا ہے جو انتہائی کم ہے ۔ جنگ ہم ان کے لئے لڑ رہے ہیں' ان کے مقاصد کے لئے' نہ کہ یہ ہماری اپنی جنگ نہیں ہے۔ یہ ہم نہیں مان نہیں سکتے۔ یہ ان کی جنگ ہے دہشت گردی کے خلاف۔ تو ان کو بہت زیادہ آگے آنا چاہیئے۔ این جی اوز دو تین ہیں جو Nominally بس aid کر رہے ہیں اور Organization for Coordination of Humanitarian Affairs (OCHA) اور Action by Chruches Together (ACT) - این سی اے Norwegian Chruch Aid , UNFCR - اور یو این او کی طرف سے بھی Water and sanitory چند معمولی سے اقدامات کئے گئے جو بہت ناکافی ہیں۔ ہمارے پاس پہلے experience ہے جس طرح بتایا پہلے معزز ممبران نے سوات آپریشن جو ہوا تھا' آپریشن راہ راست۔ ان متاثرین کو بہت اچھے طریقے سے ڈیل کیا گیا تھا ۔پنجاب کے دروازے بالکل کھلے تھے ان کے لئے۔ البتہ کشمور میں وہ روکے گئے تھے۔ ابھی ساؤتھ وزیرستان والوں کے ساتھ پنجاب میں بھی وہی ہو رہا ہے اور سندھ میں بھی۔ بلوچستان میں بھی ان کے ساتھ سختی کی جا رہی ہے۔

کیا یہ حقیقت ہمیں تسلیم کرنی چاہیئے کہ وہ بھی پاکستانی ہیں، وہ بھی ہماری طرح ہی وفادار ہیں پاکستان کے ساتھ ساؤتھ وزیرستان والے، وزیرمحسود قبائل۔ انہیں بھی کھلم کھلا آزادی ہونی چاہیئے پاکستان میں کہیں بھی جانے کی، کہیں بھی روزگار کرنے کی، کہیں بھی کاروبار کرنے کی اور کہیں بھی رہائش اختیار کرنے کی ۔ دوسری بڑی بات جو رجسٹریشن کی بات کی برکی بھائی نے۔ اس میں میں چند پوائنٹس add کرنا چاہوں گا۔ ہمارے پاس previous experience سوات کا ہے۔ اس میں جو رجسٹرڈ فیملیز تھے ان کی تعداد کوئی 8,61566 یہ actual number ہے۔ ان میں سے جنہیں صرف یہ مسئلہ رجسٹریشن میں ہوا تھا کہ ان کے کارڈ میں temporary جو ایڈریس ہوتا ہے، permanent ۔ وہ ایک جیسے نہیں تھے۔ اس وجہ سے 62379 رجسٹریشن کینسل ہو گئے تھے۔ انہیں نہ کچھ ملا، نہ کیش، نہ راشن، نہ رہائش، نہ کیمپ میں جگہ ۔ وہ بس اللہ کے آسرے پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ duplicate cards کا مسئلہ ۔ جو ان کا مسئلہ نہیں تھا، جو نادرا والوں کا مسئلہ تھا۔ اسی وجہ سے صرف ایک ہزار 31----

Mr . Speaker: Manan Khan Sahib you will continue tomorrow on this.

اور بھی دوست بولیں گے۔

جناب عبدالمنان، ٹھیک ہے بس سر۔

جناب سپیکر، نہیں، نہیں۔ آپ بولیں گے۔ کل صبح بولیں گے۔ تازہ دم ہو کر بولیں گے۔ ذرا اور ideas آئیں گے۔

So the Session is adjourned to meet till tomorrow at 9 . 00 . Thank you.